

چہرے نہیں، نظام بدلیں

[نظام بدلنے کی] یہ کوشش ہمیں صرف اسی لیے نہیں کرنی چاہیے کہ دنیا کی خیر خواہی ہم سے اس کا مطالبہ کرتی ہے۔ نہیں، ہم خود اپنے بھی سخت بدخواہ ہوں گے اگر اس سعی و جہد میں اپنی جان نہ لڑائیں۔ کیونکہ جب اجتماعی زندگی کا سارا نظام فاسد اصولوں پر چل رہا ہو، جب باطل نظریات و افکار ساری دنیا پر چھائے ہوئے ہوں، جب خیالات کو ڈھالنے اور اخلاق و سیرت کو بنانے کی عالم گیر طاقتوں پر فاسد نظامِ تعلیم، گمراہ کن ادبیات، فتنہ انگیز صحافت اور شیطنیت سے لبریز ریڈیو اور سنیما [ٹی وی چینلز اور کیبل] کا تسلط ہو، جب رزق کے تمام وسائل پر ایک ایسے معاشی نظام کا قبضہ ہو جو حرام و حلال کی قیود سے نا آشنا ہے، جب تمدن کی صورت گری کرنے اور اس کو ایک خاص راہ پر لے چلنے کی ساری طاقت ایسے قوانین اور ایسی قانون ساز مشینری کے ہاتھ میں ہو جو اخلاق و تمدن کے سراسر مادہ پرستانہ تصورات پر مبنی ہیں، اور جب قوموں کی امامت اور انتظام دنیا کی پوری زمام کار اُن لیڈروں اور حکمرانوں کے ہاتھ میں ہو جو خدا کے خوف سے خالی اور اس کی رضا سے بے نیاز ہیں اور اپنے کسی معاملے میں بھی یہ دریافت کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے کہ ان کے خالق کی ہدایت اس معاملے میں کیا ہے، تو ایسے نظام کی ہمہ گیر گرفت میں رہتے ہوئے ہم خود اپنے آپ کو ہی اس کے بُرے اثرات اور بدتر نتائج سے کب بچا سکتے ہیں۔

یہ نظام جس جہنم کی طرف جا رہا ہے اسی طرف وہ دنیا کے ساتھ ہمیں بھی گھسیٹنے لیے جا رہا ہے۔ اگر ہم اس کی مزاحمت نہ کریں اور اس کو بدلنے کی کوشش میں ایڑی چوٹی کا زور نہ لگائیں تو یہ ہماری اور ہماری آئندہ نسلوں کی دنیا خراب اور عاقبت خراب تر کر کے چھوڑے گا۔ لہذا محض دنیا کی اصلاح ہی کے لیے نہیں بلکہ خود اپنے بچاؤ کے لیے بھی یہ فرض ہم پر عائد ہوتا ہے۔ اور یہ سب فرضوں سے بڑا فرض ہے کہ ہم جس نظامِ زندگی کو پوری بصیرت کے ساتھ فاسد و مہلک جانتے ہیں اُسے بدلنے کی سعی کریں اور جس نظام کے برحق اور واحد ذریعہ فلاح و نجات ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اُسے عملاً قائم کرنے کی جدوجہد کریں۔ (جماعت اسلامی کی دعوت، سید ابوالاعلیٰ مودودی، ترجمان القرآن، جلد ۳،